ایک مکڑا اور مکھّی

اِک دن کسی مکھّی سے یہ کہنے لگا مکڑا
اس راہ سے ہوتا ہے گزر روز تمھارا

لیکن مِری کُٹیا کی نہ جاگی کبھی قسمت
بھولے سے کبھی تم نے یہاں پاؤں نہ رکھّا

غیروں سے نہ ملیے تو کوئی بات نہیں ہے
اپنوں سے مگر چاہیے یوں کھنچ کے نہ رہنا

آؤ جو مرے گھر میں تو عزت ہے یہ میری
وہ سامنے سیڑھی ہے جو منظور ہو آنا

مکھّی نے سنی بات جو مکڑے کی تو بولی
حضرت! کسی نادان کو دیجیے گا یہ دھوکا

اس جال میں مکھّی کبھی آنے کی نہیں ہے
جو آپ کی سیڑھی پہ چڑھا پھر نہیں اُترا

مکڑے نے کہا واہ! فریبی مجھے سمجھے
تم سا کوئی نادان زمانے میں نہ ہوگا

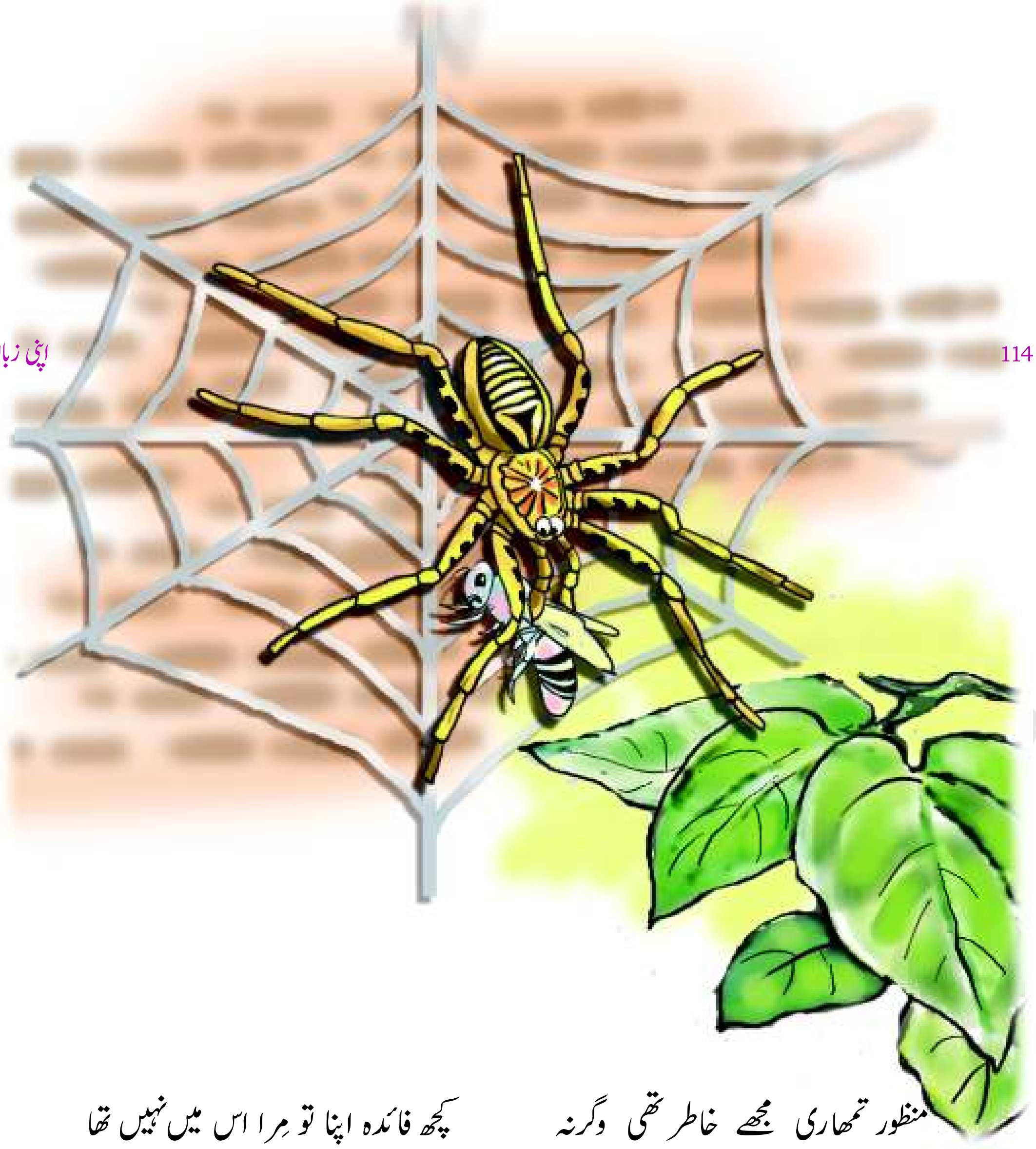

منظور تمھاری مجھے خاطر تھی وگرنہ
کچھ فائدہ اپنا تو مِرا اس میں نہیں تھا

اُڑتی ہوئی آئی ہو خُدا جانے کہاں سے
ٹھہرو جو مِرے گھر میں تو ہے اس میں بُرا کیا

اس گھر میں کئی تم کو دِکھانے کی ہیں چیزیں
باہر سے نظر آتی ہے چھوٹی سی یہ کُٹیا

لٹکے ہوئے دروازوں پہ باریک ہیں پردے
دیواروں کو آئینوں سے ہے میں نے سجایا

مہمانوں کے آرام کو حاضر ہیں بچھونے
ہر شخص کو ساماں یہ میسر نہیں ہوتا

مکھّی نے کہا خیر! یہ سب ٹھیک ہے لیکن
میں آپ کے گھر آؤں، یہ اُمّید نہ رکھنا

اِن نرم بچھونوں سے خُدا مجھ کو بچائے
سوجائے کوئی اِن پہ تو پھر اُٹھ نہیں سکتا

مکڑے نے کہا دل میں، سُنی بات جو اُس کی
پھانسوں اسے کس طرح یہ کمبخت ہے دانا

سَو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں / دیکھو جسے دنیا میں خوشامد کا ہے بندا
یہ سوچ کے مکھّی سے کہا اس نے بڑی بی / اللہ نے بخشا ہے بڑا آپ کو رُتبا
ہوتی ہے اسے آپ کی صورت سے محبت / ہو جس نے کبھی ایک نظر آپ کو دیکھا
آنکھیں ہیں کہ ہیرے کی چمکتی ہوئی کنیاں / سر آپ کا اللہ نے کلغی سے سجایا
یہ حسن، یہ پوشاک، یہ خوبی، یہ صفائی / پھر اس پہ قیامت ہے یہ اُڑتے ہوئے گانا
مکھّی نے سُنی جب یہ خوشامد تو پسیجی / بولی کہ نہیں آپ سے مجکو کوئی کھٹکا
اِنکار کی عادت کو سمجھتی ہوں بُرا میں / سچ یہ ہے کہ دِل توڑنا اچھّا نہیں ہوتا
یہ بات کہی اور اُڑی اپنی جگہ سے / پاس آئی تو مکڑے نے اُچھل کر اُسے پکڑا

بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی
آرام سے گھر بیٹھ کے مکھّی کو اُڑایا

اقبالؔ

© NCERT not to be republished

معنی یاد کیجیے

کُٹیا : جھونپڑی
کھنچ کے رہنا : دوُر دوُر رہنا، خفا رہنا
فریبی : مکّار، دغاباز، دھوکا دینے والا
خاطر : لحاظ
وگرنہ : ورنہ
میسّر : حاصل ہونا، مہیا ہونا

دانا : عقل مند، ہوشیار

درجہ : عہدہ، منصب

کنیاں : کنی کی جمع، قیمتی پتھر کا ٹکڑا

کلغی : بعض پرندوں کے سر پر تاج کی طرح چند پَر سجے ہوتے ہیں، وہ پَر جنھیں بادشاہوں کے تاج یا ٹوپی پر سجاوٹ کے لیے لگایا جاتا ہے

پسیجنا : پگھلنا، نرم پڑنا

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے۔

1. مکڑا مکھّی کو اپنے گھر کیوں بلانا چاہتا تھا؟
2. ''جو آپ کی سیڑھی پہ چڑھا پھر نہیں اترا'' سے کیا مُراد ہے؟
3. مکھّی نے مکڑے کو فریبی کیوں کہا؟
4. مکڑے نے اپنے گھر کی کیا کیا خوبیاں بیان کی ہیں؟
5. مکھّی مکڑے کی باتوں میں کس طرح آ گئی؟

مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

1. اس راہ سے ہوتا ہے ______________________
2. اپنوں سے مگر چاہیے یوں ______________________
3. اُڑتی ہوئی آئی ہو ______________________
4. مکڑے نے کہا دل میں ______________________
5. مکھّی نے سنی جب یہ ______________________
6. آرام سے گھر بیٹھ کے ______________________

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

عزت منظور نادان فائدہ آرام حاضر محبت خوبی انکار

املا درست کیجیے۔

کسمت اجّت منجور کھاتر کلگی ھسن سفائی کیامت آدت

اشعار مکمّل کیجیے۔

(i) ایک دن کسی مکھّی سے یہ کہنے لگا مکڑا ____________

(ii) ____________ حضرت! کسی نادان کو دیجیے گا یہ دھوکا

(iii) یہ حسن ، یہ پوشاک ، یہ خوبی ، یہ صفائی ____________

(iv) مکھّی نے کہا'' خیر! یہ سب ٹھیک ہے لیکن ____________

(v) بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی ____________

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

گزر منظور نادان فریبی خاطر باریک آرام خوشامد

محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

قسمت جاگنا اچھے دن آنا، دِن پھرنا پاؤں رکھنا قدم رکھنا

کِھنچ کے رہنا دوُر دوُر رہنا دل توڑنا نااُمید کرنا، مایوس کرنا

دل پسیجنا نرم پڑنا

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات

- علامہ اقبالؔ نے بڑوں کے علاوہ بچوں کے لیے بھی نظمیں لکھی ہیں۔ بچوں کے لیے ان کی مشہور نظموں میں 'ایک پہاڑ اور گلہری'، 'ایک گائے اور بکری'، 'ایک پرندہ اور جگنو' وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ ان نظموں میں جاندار اور بے جان چیزوں کے درمیان بات چیت یا مکالمے کے ذریعے برائیوں سے بچنے کا سبق دیا گیا ہے۔ ایسی نظمیں جن میں کرداروں کے ذریعے گفتگو کی گئی ہو، مکالماتی نظمیں کہلاتی ہیں۔ 'ایک مکڑا اور مکھّی' بھی ایسی ہی ایک مکالماتی نظم ہے۔
- اس نظم میں ایک بھوکا مکڑا مکھّی کو کھانا چاہتا ہے مگر مکھّی آسانی سے اس کے ہاتھ نہیں آسکتی اس لیے مکڑا چاپلوسی کے انداز میں اس کی تعریف و توصیف کرتا ہے مگر مکھّی اس کے چکّر میں نہیں آتی۔ پھر مکڑا خوشامد کا حربہ استعمال کرتا ہے خوشامد ایک ایسا حربہ ہے جس کے اثر سے بچنا مشکل ہے چنانچہ مکڑے کا داؤ چل جاتا ہے، مکھّی خوشامد سے پسیج کر جیسے ہی اس کے قریب آتی ہے مکڑا لپک کر اسے پکڑ لیتا ہے اور ہڑپ کر جاتا ہے۔
- اقبالؔ نے اس نظم میں بڑی خوبی سے خوشامد پسندی کے انجام سے آگاہ کیا ہے۔ خوشامد، چاپلوسی ہے جس کے ذریعے جھوٹی تعریف کرکے اپنا کام نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے اور یہی کام مکڑے نے کیا ہے۔ اس نظم میں کئی الفاظ اور جملے ایسے ہیں جن کے دو معنی ہیں مثلاً 'گزر رہونا' جس کے معنی ہیں 'گزر بسر کرنا'، 'گزارا کرنا' یا 'آنا جانا' اس نظم میں یہ لفظ 'آنے جانے' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اسی طرح اس نظم کا آخری شعر ہے۔

بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی
آرام سے گھر بیٹھ کے مکھّی کو اُڑایا

مکھّی اُڑانے کے معنی ہیں 'مکھّی بھگانا' دوسرے معنی مکھّی کھانا بھی ہیں۔ اس شعر میں یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

© NCERT not to be republished